REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰　شمارہ ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبد الحق فضل

نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۷۵ روپیہ
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک :- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۱ ہجری قمری　۲۷ احسان ۱۳۷۰ ہش　۲۷ جون ۱۹۹۱ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں بار بار کرتے رہیں۔

ارشادِ باری تعالےٰ

• قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۹)

ترجمہ :- اور تو (انہیں) کہہ (کہ) اگر تمام انسان (بھی) اور جن (بھی) اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو (پھر بھی) وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار (ہی کیوں نہ) بن جائیں۔ اور ہم نے اس قرآن میں یقیناً ہر ایک ضروری بات کو مختلف پیرایوں سے بیان کیا ہے پھر (بھی) اکثر لوگوں نے (اس کے متعلق) کفر کی راہ اختیار کرنے کے سوا ہر بات سے انکار کر دیا ہے۔

• وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (بنی اسرائیل ع ۹)

ترجمہ :- اور ہم قرآن میں سے آہستہ آہستہ وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں جو مومنوں کے لئے (تو) شفا اور رحمت (کا موجب) ہے اور ظالموں کو صرف خسارہ میں بڑھاتی ہے۔

احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

• عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ :- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور سکھائے۔

★ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں قرآن سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"قرآن کریم حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ ...... اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس معجزہ کا انکار کرے تو ایک ہی پہلو سے ہم آزما لیتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی شخص قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام نہیں مانتا تو اس روشنی اور سائنس کے زمانہ میں ایسا مدعی خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلائل لکھے بالمقابل ہم وہ تمام دلائل قرآن کریم ہی سے نکال کر دکھلا دیں گے۔ اور اگر وہ شخص توحید الٰہی کی نسبت دلائل قلمبند کرے تو وہ سب دلائل بھی ہم قرآن کریم سے ہی نکال کر دکھا دیں گے۔ پھر وہ ایسے دلائل کا دعویٰ کر کے لکھے جو قرآن کریم میں نہیں پائے جاتے۔ یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت اس کا خیال ہو کہ وہ قرآن کریم میں نہیں ہیں تو ہم ایسے شخص کو واضح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن شریف کا دعویٰ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ کیسا سچا اور صاف ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۵۲)

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

(کشتی نوح ص ۲۳)

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا صد سالہ جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح دسمبر ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء منعقد ہوگا!

احباب جماعت ہائے احمدیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکز سلسلہ قادیان میں جماعت احمدیہ کے سوویں جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح دسمبر ۱۳۷۰ ہش ۱۹۹۱ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

احباب اس تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو بہت کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ احسان ۱۳۷۰ ہش

ہفتۂ قرآنِ مجید

ہر سال کی طرح نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو تحریک کی گئی ہے کہ یکم تا ۷ جولائی ہفتۂ قرآن مجید کا انعقاد کیا جائے ۔ اس ہفتہ میں مختلف قسم کے جلسوں کے علاوہ روزانہ تلاوتِ قرآن مجید، حفظِ قرآن اور قرآنِ مجید کی تفسیر پر غور کا بھی ایک عمدہ موقعہ ہوگا۔ وباللہ التوفیق ۔

قرآن مجید ایک عالمگیر اور دائمی شریعت ہے جو نہ صرف مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے بلکہ نوعِ انسانی کے لئے باعثِ فخر ہے۔ جو رہنما اصول قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں۔ اکثر دفعہ قرآن مجید کو نہ ماننے والے بھی ان پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ بعض احکام پر تو بظاہر عمل کر رہے ہیں ۔ اور کچھ کے متعلق دِل میں شدید خواہش رکھتے ہیں کہ کاش وہ بھی ان تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوتے ۔ قرآنِ مجید نے ان کی قلبی کیفیت کا نقشہ اِس طرح کھینچا ہے ۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (سورۃ حجر: ۳)

کہ اکثر دفعہ قرآن مجید کو نہ ماننے والے بھی خواہش رکھتے ہیں کہ کاش وہ بھی اِس کلام مجید کی کامل فرماں برداروں میں سے ہوتے ۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کو قرآنِ مجید نے تشنۂ تکمیل رکھا ہو۔ اور اس کے متعلق کوئی راہ نما اُصول وضع نہ کئے ہوں ۔ خواہ وہ معاشرے کے اخلاق اور تمدنی اُصول ہوں یا اقتصادیات کے متعلق سنہری تعلیم ہو۔ دُنیا میں عدل و انصاف اور اس کے قیام کے متعلق قوانین ہوں ۔ یا عام گھریلو مسائل ہوں جن میں صفائی ، کھانے پینے ، پہننے ، رہنے سہنے ، شادی بیاہ ، پڑوسیوں کے تعلقات ، بڑوں چھوٹوں کے حقوق کا احترام شامل ہے ۔ ان سب پر قرآن مجید نے ایسے عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی ہے کہ عقلِ انسانی حیرت میں پڑ جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں عبادات اور لقائے الٰہی کے متعلق ایسے دلچسپ انداز میں بیان ہے کہ انسان آیاتِ قرآنی کو پڑھ کر چاہتا ہے کہ دُنیا کی تمام دولتوں اور خزانوں کو وصالِ الٰہی کے مقابلہ پر قربان کر دے ۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ کے بعد آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اِس عظیم المرتبت قرآنِ مجید کی قدر چھوڑ دی ۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ قرآن مجید صرف گھروں کی ظاہری زیبائش کے لئے غلافوں میں بند کرکے گھروں کے طاقچوں میں رکھا جانے لگا ۔ زیادہ سے زیادہ کبھی جھوٹی قسم کھانے کے لئے اُسے استعمال کیا جاتا تھا ۔ جو لوگ قرآن مجید پڑھتے بھی تھے وہ بغیر مطلب جانے صرف اُس کے عربی الفاظ کی تلاوت یا حفظ کو ہی کافی سمجھتے تھے ۔ عوام تو عوام ، غیر احمدی دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء بھی قرآن مجید کے ترجمہ اور مطلب کے زیور سے محروم رہتے ہیں ۔

ایک زمانہ تھا کہ علماء نے یہاں تک فتویٰ دے دیا تھا کہ قرآنِ مجید کا ترجمہ کرنا حرام ہے ۔ جہاں تک قرآنِ مجید کے متن کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی یہ شور ڈالا گیا کہ اس کی بعض آیات منسوخ ہیں ۔ کسی نے کسی آیت کو منسوخ قرار دیا اور کسی نے کسی آیت کو ۔ گویا تمام قرآنِ مجید کو ایک مشتبہ شکل میں بنا دیا گیا ۔ اِسی طرح قرآنِ مجید کی طرف ایسی گھناؤنی تعلیمات کو منسوب کر دیا گیا جن کا قرآن مجید میں دُور تک کوئی وجود نظر نہیں آتا ۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید یہ تعلیم دیتا ہے کہ جو کفار ایمان نہ لائیں جب طاقت مل جائے غلبہ کے زمانہ میں اُن کے سامنے اسلام پیش کیا جائے اور اگر نہ مانیں اُن کا سر قلم کر دیا جائے ۔ گویا جب تک طاقت نصیب نہیں ہوتی منافقانہ حالت میں کفار کی ہاں میں ہاں ملا کر زندگی گزاری جائے ۔ اور جب طاقت مل جائے تو ظلم و ستم کا بازار گرم کر دیا جائے ۔ اِسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو لوگ مذہب اسلام قبول کرنے کے بعد مُرتد ہو جائیں انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے نعوذ باللہ من ذٰلک ۔ حالانکہ قرآنِ مجید نے آزادئ مذہب اور آزادئ ضمیر کی ایسی بے نظیر تعلیم دی ہے کہ دیگر مذاہب میں اس کا عُشرِ عَشیر بھی نظر نہیں آتا ۔

پس آج اگر غیر مسلم قرآن مجید کو پڑھے بغیر مسلمانوں کے فرضی عقائد اور عملی نمونے کے نتیجہ میں اسلام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو اس میں قصور قرآن مجید کا نہیں بلکہ تمام تر قصور اُن مسلمان علماء کا ہے جو صرف اپنے مفاد کی خاطر اسلام اور قرآن مجید کے سنہری اُصولوں کی غلط تشریح و تفسیر کرتے ہیں ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ـــــ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآنِ مجید کے ظاہری الفاظ ۔ اُن کی مساجد زیورِ تعمیر سے آراستہ تو ہوں گی لیکن ہدایت کے لحاظ سے ویرانی میں مبتلا ہوں گی ۔ ان کے علماء اُس زمانہ کی بدترین مخلوق میں سے ہوں گے ۔" (مشکوٰۃ کتاب العلم)

ایسا خطرناک اور تاریک دور آنے والا تھا ۔ جس کی نشاندہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ۔ لیکن ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر قرآن مجید کی تعلیم اور حُسن سے اپنے اوپرائے اس حد تک غافل ہو جائیں گے کہ ایسا محسوس ہو کہ گویا قرآن مجید ثریا ستارے پر چلا گیا ہے ۔ تب ہی آخرین میں ایک شخص (امام مہدی) ظاہر ہوگا ۔ جو قرآن مجید کو ثریا ستارے سے زمین پر لائے گا ۔ اور زمینی لوگوں کے دِلوں کو نورِ قرآنی سے بھر دے گا ۔

معزز قارئین ! وہ وجود باوجود اِس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے جنہوں نے فرمایا ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

اسی طرح فرمایا :-

"خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں ۔ یہی بات سچ ہے ۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز پر اس کو مقدم رکھتے ہیں ۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے ۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی ۔ تمہارے ایمان کا مُصدِّق یا مُکذِّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے کوئی اور کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے ۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے ، یہ بڑی دولت ہے ۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دُنیا ایک گندے مُضغہ کی طرح تھی ۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں ۔"
(کشتی نوح)

پس ہم احمدیوں کے لئے مقام شکر ہے کہ اس بے نظیر تعلیم قرآنی کے حسن و جمال سے خداوند ذوالجلال نے محض اپنے فضل سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طفیل ہمیں سرفراز فرمایا ہے ۔ اور آج صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو خدمتِ قرآن میں مصروف ہے ۔ دُنیا میں چاروں طرف ہزاروں مبلغین و مبشرین پیاسی رُوحوں کو قرآنِ مجید کا جام شیریں پلا رہے ہیں ۔ اور اس کے حُسن و جمال کو دیکھ کر لاکھوں لوگ رُوحانی بینائی حاصل کر چکے ہیں ۔ جماعتِ احمدیہ اب تک دُنیا بھر کی قریباً یکصد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر چکی ہے ۔ بعض زبانوں کے تراجم زیرِ طبع ہیں ۔ اور بعض زیرِ تیاری ـــــ ہے کوئی مسلمان فرقہ یا کوئی مسلم حکومت جس کو اِس رنگ میں خدمتِ قرآنی کی توفیق ملی ہو ـــــ !؟ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

احبابِ جماعت سے اِس موقعہ پر دردمندانہ درخواست ہے کہ اب جبکہ جماعتِ احمدیہ اپنی عُمر کے سَو سال مکمل کر چکی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعتِ احمدیہ کے افراد اپنی تیسری اور چوتھی نسل کے آغاز میں داخل ہو چکے ہیں ، اِس رُوحانی مائدہ کی قدر کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ قدر ہمارے دِلوں سے گھٹتی جائے ۔ اس لحاظ سے بڑی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنا اور اپنی نسلوں کا جائزہ لیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں قرآنِ مجید کی تعلیمات پر کس حد تک عمل پیرا ہیں ـــــ اِس ہفتۂ قرآن مجید کی یہی ایک غرض ہے ۔ پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اِسی طرف خصوصی طور پر احبابِ جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں ۔

پس آپ سب کو یہ ہفتۂ قرآنِ مجید بہت بہت مبارک ہو ۔ خدا کرے کہ نورِ قرآنی سے ہماری زندگیاں منور ہو جائیں ۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

(مُنیر احمد خادم قائمقام ایڈیٹر)

لازمی چندہ جات کی شرح

حصہ آمد ـــــ	آمد کا ۱/۱۰ حصہ
چندہ عام ـــــ	" ۱/۱۶ " "
چندہ جلسہ سالانہ ـــــ	" ۱/۱۲۰ " "

شرح کے مطابق چندہ جات کی ادائیگی کرکے عند اللہ ماجور ہوں ۔

خطبہ جمعۃ المبارک

جن کو اعلیٰ اخلاق عطا ہوں امر واقعہ یہ ہے کہ ان کے گھر جنت نشان ہی بنتے ہیں

اعلیٰ اخلاق کے نتیجے میں صرف ہمارے گھر ہی جنت نشان نہیں بنتے بلکہ ہماری گلیاں ہمارے شہر ہمارے وطن اور اس کے بعد پھر تمام سطح ارض جنت بن سکتی ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی حالت میں اس دنیا سے بلائے کہ ہم ان لوگوں میں شمار ہو رہے ہوں جو ایک سلیم دل لیکر اپنے خدا کے حضور واپس لوٹنے والے ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

قرآنی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ

فرمودہ ۲۴ رمئی ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۴ ہجرت ۱۳۷۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(مکرم منیر احمد صاحب جاوید دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لنڈن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ــــ ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ان

دعاؤں کا ذکر چل رہا ہے

جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ بندوں نے کیں اور جن کا ذکر بطور خاص قرآن کریم میں محفوظ فرمایا گیا۔ ایک دعا سورۃ انبیاء کی آیت ۱۱۳ میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعا کے طور پر محفوظ ہے۔ قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝ کہ اس نے کہا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) نے کہا: رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ کہ اے میرے رب! حق کیساتھ فیصلہ فرما دے وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ اور ہمارا رب بہت ہی رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا ہے۔ اَلْمُسْتَعَانُ اور ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ جو تم ہمارے خلاف بناتے ہو۔ اس دعا کا پس منظر اس لحاظ سے بہت دلچسپ ہے کہ اس میں پہلے زبور کی اس پیشگوئی کا ذکر ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلْاَرْضَ یعنی

فلسطین کی زمین

خدا تعالیٰ کے عبادت گذار صالح بندوں کو عطا کی جائے گی۔ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ یہ (اس پیشگوئی کے) الفاظ ہیں۔ اس سے کچھ آیات کے بعد پھر یہ آیت آتی ہے۔ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ فِتْنَۃٌ لَّکُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۝ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ بیان فرما رہے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا یا میں نہیں جانتا کہ یہ جو وعدہ ہے شاید تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بنے اور مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ اور کچھ عرصے کے لئے تمہیں اس سے فائدہ پہنچے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس بات سے مطلع فرما دیا تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ کے صالح عبادت گزار بندے بہرحال اس سرزمین کے وارث بنائے جائیں گے مگر وقتی طور پر اس پر غیروں کا قبضہ ہوگا کیونکہ یہ آیت بہرحال مسلمانوں سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بیان شمار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ وعدہ کہ خدا کے پاک بندوں کو اور عبادت گزار بندوں کو زمین دی جائے گی ایک مستقل وعدہ ہے اور جس قوم کو مخاطب کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ فِتْنَۃٌ لَّکُمْ اس سے کوئی مخالف گروہ مراد ہے مسلمان مراد نہیں ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یہ کیا آزمائش لے کر آئے گی یعنی یہ زمین جس پر تم قابض ہو گے تمہارے لئے کیا آزمائش کا موجب بنے گی۔ وَمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۔ ہاں کچھ مدت کے لئے تمہیں ضرور اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کے معاً بعد یہ دعا ہے: قٰلَ رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ ۔ اے میرے رب! حق سے فیصلہ فرما دے۔ مجھے یاد ہے جب یہ

GULF خلیج کا تنازعہ

چل رہا تھا تو اس وقت بھی میں نے بہت سوچ کر یہی دعا کرنے کی احباب جماعت کو تلقین کی تھی کہ کسی ایک طرف کی بجائے خود جیتنے کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حق کو فتح عطا فرمائے۔ پس چونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی دعا کے ساتھ یہ دعا منطبق ہو جاتی ہے اور بعینہٖ اسی مضمون کی دعا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کے ساتھ اس دعا کا خاص تعلق ہے اور یہ فیصلے ابھی ہونے باقی ہیں، کسی ایک فریق کے جیتنے یا نہ جیتنے کی بحث نہیں ہے بلکہ اس تنازعہ کے نتیجے میں جو کچھ بھی آگے جدو جہد کا ایک سلسلہ جاری ہونے والا ہے، جو حالات بھی پیدا ہوں گے بالآخر ہماری دعا یہی ہے کہ اے خدا! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور جن لوگوں کے مقدر میں یہ سرزمین لکھی گئی ہے بالآخر ان تک پہنچے۔ چنانچہ اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنے رب سے عرض کرتے ہیں۔ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ کہ ہمارا رب بہت ہی رحمت کرنے والا ہے انتہاء دینے والا، بن مانگے دینے والا ہے اور جو کچھ یہ لوگ ہم پر باتیں بناتے ہیں یا تم لوگ ہم پر باتیں بناتے ہو ان کے خلاف یہی ہمارا رب مددگار ہوگا اور مددگار ہے۔ پس اس وسیع تر معنے میں یہ دعا کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد

دوسری دعا سورۃ المومنون

کی آیت ۲۷ میں ہے۔ یہ حضرت نوحؑ کی دعا ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم کے سرداروں نے آپؑ کے متعلق طرح طرح کی باتیں بنائیں اور کہا کہ تم محض اپنی فضیلت چاہتے ہو اور خدا کا پیغام ہم تک پہنچانا محض ایک بہانہ ہے اور پھر یہ کہا کہ اگر خدا چاہتا تو اپنی طرف سے فرشتے نازل فرماتا۔ کجا یہ کہ تمہیں ہم پر پیغمبر بنا کر بھجواتا جو محض ایک انسان ہو، اس سے تمہیں کوئی حیثیت (حاصل) نہیں۔ اور پھر یہ بھی کہا کہ انسان ہی نہیں ایک مجنون انسان ہو۔ تمہیں تو جنون ہو چکا ہے، دیوانے ہو گئے ہو۔ پس ہم اس بد انجام کا انتظار کر رہے ہیں جو تمہیں پہنچے گا۔ اس پر حضرت نوحؑ نے یہ دعا کی کہ: قٰلَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا

كَذَّبُوْنِ ۝ اے میرے رب! میری نصرت فرما، بِمَا كَذَّبُوْنِ۔ بِمَا كَذَّبُوْنِ کا ایک ترجمہ یہ ہے اور یہی حضرت مصلح موعودؓ نے بھی کیا ہے کہ بسبب اس کے جو انہوں نے مجھے جھٹلا دیا اور ایک اور ترجمہ جو اس سیاق و سباق میں برمحل بیٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ بِمَا كَذَّبُوْنِ میری جن باتوں میں یہ تکذیب کر رہے ہیں ویسی ہی مقابل کی نصرت عطا فرما یعنی جن جن باتوں میں یہ میری تکذیب کرتے ہیں ایسی نصرت فرما کہ اُن سب باتوں میں یہ خود جھوٹے ثابت ہو جائیں۔ اس دُعا کی قبولیت کا ذکر اگلی آیت میں ملتا ہے اور وہ انہی معنوں میں ہے جن معنوں میں میں یہ ترجمہ کر رہا ہوں۔ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ پس اس دُعا کے بعد ہم نے نوحؑ پر وحی نازل فرمائی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے دیکھتے ہیں ایک کشتی بنا اور اس طرح کشتی بنا جس طرح ہم تم پر وحی نازل فرماتے ہیں۔ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا اور جب ہمارا حکم آ گیا وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور چشموں نے خوب جوش مارنا شروع کیا۔ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ تو اس وقت ہر قسم کے جاندار جو ضروری ہیں اُن کے جوڑے لے لینا اور اپنے اہل کو ساتھ لے لینا سوائے اس کے جن کے خلاف ہمارا فیصلہ گزر چکا ہو۔ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن کے بارہ میں مجھ سے خطاب نہ کرنا یعنی میرے سامنے دُعا نہ کرنا۔ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔ وہ یقیناً غرق کئے جائیں گے۔

پس دراصل اُنہوں نے حضرت نوحؑ کو نہ صرف جھوٹا اور ریاکار بتایا بلکہ قوم کا حضرت نوحؑ کو جو خطاب ہے وہ اس بات پر ختم ہوتا ہے کہ ہم انتظار کر رہے ہیں اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ عرصہ تک تم اپنے بد انجام کو پہنچنے والے ہو۔ تو یہ تھا اُن کا تکذیب کا ذریعہ اور تکذیب کا جو مدعا تھا وہ یہ تھا کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے ہماری آنکھوں کے سامنے یہ جھوٹا ثابت ہو اور ہلاک ہو جائے۔ پس چونکہ حضرت نوحؑ نے یہ دُعا کی کہ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ۔ اے میرے خدا! میری ویسی ہی نصرت فرما جیسی یہ میری تکذیب کرتے ہیں تو لازمیہ اس کی قبولیت کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی آنکھوں کے سامنے ان کی ہلاکت کی خبر دیدی اور ایسا ہی ہوا۔

پس یہ دُعائیں اگر اسی پس منظر کو پیش نظر رکھ کر کی جائیں جس پس منظر میں قرآن کریم نے ان کا ذکر فرمایا ہے تو اُن کے اندر قوت بھی بہت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کا مضمون بھی بہت وسیع ہو جاتا ہے اور حالات کے ساتھ مربوط ہو جاتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ پر بھی جہاں جہاں ایسے حالات گزرتے ہیں یا آئندہ گزریں گے، جماعت احمدیہ کو بھی ان دُعاؤں سے اسی طرح استفادہ کرنا چاہئے۔

سورۃ المؤمنون کی آیت ۲۹ اور ۳۰ میں

ایک اور دُعا کا ذکر

ہے جو اسی سلسلے میں ہی ہے۔ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ۔ پس جب تُو اور جو بھی تیرے ساتھ ہوگا کشتی پر سوار ہو جاؤ گے اور اطمینان کے ساتھ محفوظ ہو جاؤ گے فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ تو عرض یہ کرنا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام حمد، سب تعریف، کامل تعریف محض اللہ ہی کے لئے ہے۔ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ جس خدا نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات بخشی۔ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا اور پھر یہ دُعا کرنا کہ اے میرے رب مجھے مبارک منزل پہ اُتارنا۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ اور تُو سب مہمان نوازوں سے اور اُتارنے والوں سے بہتر مہمان نواز اور بہتر اُتارنے والا ہے۔

یہ دُعا ہجرت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اس دُعا کا ذکر گزر چکا ہے جو آپ کو ہجرت کے متعلق سکھائی گئی تھی۔ یہ دُعا حضرت نوحؑ کی دُعا ہے کہ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا ہو۔ جہاں میں جاؤں دُنیاوی اغراض سے نہ جاؤں بلکہ جو کچھ بھی مجھے ملے تیری طرف سے ملے اور برکتیں عطا ہوں۔ وہ مہاجرین جو آج مختلف ظلم کی جگہوں سے ہجرت کر رہے ہیں یا کل کریں گے یا آئندہ زمانوں میں کریں گے اُن کو ہمیشہ یہ دُعا پیش نظر رکھنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم والی دعا تو بہت ہی جامع و مانع دُعا ہے اُس کے علاوہ یہ دُعا بھی خاص حالات پر اطلاق پاتی ہے اور جو مہاجرین یہ دعا نہیں بھی کر سکے اُن کو اب یہ دُعا اپنی دعاؤں میں شامل کر لینی چاہئے تاکہ اُن کی منزل مبارک ہو اور خدا ہی ہے جو اُن کی دیکھ بھال کرنے والا ہو اور اُن کی مہمانی کرنے والا ہو۔ اس دُعا کے بغیر کسی قوم کو حقیقی میزبانی کا حق عطا نہیں ہو سکتا اور دُنیا والے جو میزبانی یا مہمانی کرتے ہیں وہ ایک عارضی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں برکت نہیں ہوتی۔ پس مختلف علاقوں میں جانے والے احمدی مہاجرین کو انہیں مسائل کا سامنا ہے۔ بعض قومیں بعض دوسری قوموں کے مقابل پر زیادہ فراخ دل ہیں لیکن ہر جگہ اس معاملے میں کئی قسم کی اُلجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اور ویسے بھی

بہت سے غیور احمدی

ایسے ہیں جن کے دلوں پر بوجھ ہے کہ ہم جو غیر قوموں کی مدد پر بیٹھے ہوئے ہیں، جب تک ہمیں کام کی اجازت نہ ملے گویا اُن کی خیرات پر پل رہے ہیں اُن کے لئے یہ دُعا بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر یہ دُعا کر کے چلیں تو اُن کے دل میں ہمیشہ یہ یقین رہتا کہ میری آؤ بھگت کرنے والا دراصل خدا ہی ہے اور میری دُعا کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سامان فرمائے ہیں اور اس طرح وہ کسی قسم کی نفسیاتی اُلجھن کا شکار نہ ہوتے اور پھر اس مدد کے باوجود بھی جو مشکلات ہیں اور معاملات میں بعض دفعہ کئی قسم کی اُلجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں بے برکتی بھی ہوتی ہے ان سب کا علاج یہ دُعا ہے کہ رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا۔ اے میرے رب مجھے بسم اللہ کر کے اُتار اور اس طرح مجھ سے سلوک فرما کہ میں برکتوں والی جگہ پر اُترنے والا ہوں۔ ایسی برکتیں پانے والا ہوں جو تیرے حضور سے عطا ہوتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جو دعائیں سکھائی گئیں اُن میں سے

ایک یہ بھی دُعا ہے

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہ تو کہہ دے، اے میرے رب! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تو مجھے اپنی زندگی میں ہی دکھا دے جو تو میرے مخالفوں سے وعدہ کرتا ہے یعنی اُن سے جو وعید کرتا ہے، اُن کو جو انذار فرماتا ہے، کیا ہو نہیں سکتا؟ کیا ممکن نہیں۔ التجا کا ایک رنگ ہے۔ کہ میں بھی اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ لوں۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور میرے رب! مجھے ظالموں میں شمار نہ فرمانا۔ اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ہے وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ کہ یقیناً ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم اُن سے وعید کرتے ہیں تجھے بھی اس میں سے کچھ دکھا دیں۔

اس موقعہ پر ایک یہ سوال اُٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی قبول کرنی ہیں، پھر خود ہی دُعائیں کیوں سکھاتا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اور یہ جو طرز مسلسل چل رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو ایک طرف دعا سکھاتا ہے اور دوسری طرف اس کی قبولیت کا اعلان فرما دیتا ہے۔ اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے

دراصل اپنے بچوں سے اپنے تعلقات پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ وہ پیارے پیارے بچے جن کو ابھی پوری طرح خود شعور نہیں ہوتا، بہت سی باتیں کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔ والدین جو پہلے سے ہی کچھ دینے پر تیار بیٹھے ہوتے ہیں انہیں پہلے مانگنے کے طریقے بتاتے ہیں اور کئی طرح سے پیار کے رنگ میں ان کو کہتے ہیں کہ تم ہم سے یہ مانگو، اس طرح مانگو اور نیر جیب پہلے ہی بھری ہوتی ہے۔ ہاتھ مچل رہے ہوتے ہیں کہ ادھر سے وہ مانگے اور ادھر ہم اس کو عطا کردیں تو یہ پیار کے خاص انداز ہیں۔ پس انبیاء کو جو دعائیں سکھائی جاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے اظہار کے رنگ ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کرتے کلیۃً خدا ہی کے ہاتھوں میں پلتے ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

پس

ایک طفلِ شیر خوار کی طرح

انبیاء کی کیفیت ہوتی ہے۔ ماں باپ کی گود میں اور ہاتھوں میں کھیلتے اور انہیں سے باتیں سیکھتے ہیں اور وہی باتیں اُن کو سکھائی جاتی ہیں جو سکھانے والے کو مقبولِ نظر ہوں، اس کو پیاری لگتی ہوں پس اس رنگ میں ہماری تربیت کے بھی سامان ہو گئے جن سے براہِ راست خدا کا تکلّم نہیں ہوتا اور بعد میں آنیوالی نسلوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ باتیں جن کے ہم حقدار نہیں کہ خدا ہمیں براہ راست سکھائے، اپنے پیارے انبیاء کو سکھا کر، ان کا ذکر محفوظ کرکے ہمیں بھی وہ طریقے بتا دیئے۔ پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو آپ کے دشمنوں کا جو انجام دکھانا تھا وہ تو مقدر تھا اس کے فیصلے ہو چکے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس رنگ میں یہ دعا سکھائی کہ گویا آپ کی طلب پر عطا ہو رہا ہے اور طلب پر عطا ہونے میں اپنی ایک لذّت ہے اور پھر معاً بعد بلا توقف یہ اطلاع فرما دی کہ وَاِنَّا عَلٰٓی اَنْ نُّرِیَکَ مَا نَعِدُھُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ کیوں نہیں میرے بندے ہم ضرور اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ ہم ان کو ڈرا رہے ہیں تجھے بھی وہ دکھا دیں۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی میں جو دشمن پر کامل غلبہ عطا ہوا اور طرح طرح کے معاند آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کے ہاتھوں عبرتناک شکست کھا کر اس دنیا سے اپنے انجام کو سدھارے۔ یہ ساری باتیں اسی دعا کے نتیجے میں تھیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مقدر تو تھا مگر دعا کے تعلق کے ساتھ تقدیر کو باندھ دیا گیا۔ اس سے ہمیں یہ حکمت بھی سمجھ آتی ہے کہ

تقدیرِ الٰہی کا دعاؤں سے گہرا رابطہ ہے

اور تقدیر کے بنانے میں دعا کام کرتی ہے۔ پس ایک پہلو جب تک تشنۂ تکمیل ہو اس وقت تک تقدیر جاری نہیں ہوتی۔ پس اس خوش فہمی میں بیٹھے رہنا کہ فتح بہرحال ہمارے مقدر میں ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے یا کہنے کی ضرورت نہیں یہ غلط ہے۔ یہ مضمون ایک ایسے اس طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقدیر اپنی جگہ درست لیکن تقدیر کی طلب اپنی جگہ ضروری ہے جیسا کہ گرمی ہوتی ہے تو مون سون کھنچی چلی جاتی ہے۔ مون سون کا آٹھنا اپنی جگہ اپنے قانون کے مطابق ہے لیکن اس کو طلب کرنے کے لئے کسی خاص علاقے کی خاص گرمی کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ گرمی اگر پوری طرح میسر نہ آئے تو مون سون تو اپنی جگہ اٹھتی ہی ہے لیکن اس علاقے پر بعض دفعہ نہیں برستی۔ پس اس لحاظ سے یعنی یہ مضمون تو بعینہٖ صادق نہیں آتا مگر یہ ایک ملتی جلتی مثال ہے ہمیں اپنی فتح کی دعاؤں سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہیئے

اور یہ سمجھ کر کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وعدے فرمائے ہیں کہ آخرین کے دور میں اسلام کو تمام دیگر ادیان پر غلبہ عطا فرماؤں گا اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے اس کے لئے گریہ وزاری کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اس مضمون پر سب سے زیادہ گہری تھی، اس کے باوجود آپ نے اس قدر بے قراری سے غلبۂ اسلام کی دعائیں کی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دعائیں کرتے کرتے آپ کی جان نکل جائے گی۔ چنانچہ آپ کا بہت ہی دردناک اظہار ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سنّت قائم کرکے ہمیں بتا دیا کہ انبیاء اور صلحاء اور اَخیار کا یہی مقام ہے اور یہی اُن کو زیب دیتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے باوجود اس کی طلب میں اپنی جان کھونے کی کوشش کریں اور بہت ہی گریہ وزاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے رہیں۔ پھر یہاں جو فرمایا گیا کہ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ یہاں "ظالمین" کا کیا معنی ہے اور "فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ" سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم یہ دعا کر رہے ہوں کہ جن ظالموں کو تو نے ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ ہماری آنکھوں کے سامنے دکھا دے کہ تیرے وعدے پورے ہوئے ہمیں اُن میں نہ شامل فرما دے۔ یہ تو ایک بالکل بے تکی اور بے جوڑ بات بن جائے گی۔ پس ظالمین کے استعمال کے متعلق قرآن کریم پر نظر ڈالنی چاہیئے کہ کن کن معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک دعا اس سے پہلے گزری ہے جس میں حضرت یونسؑ نے یہ عرض کی تھی کہ اے خدا! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اگر تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا اور میری بخشش نہ فرمائے گا تو میں ظالمین میں سے ہو جاؤں گا۔ وہاں ظالمین کے معنی یہ ہیں کہ تیری بخشش پر اعتراض کرنے والا۔ تیری بخشش پر تلخی محسوس کرنے والا۔ تو نے گنہگاروں سے جو حسنِ سلوک فرمایا اور نرمی فرمائی اور عفو سے کام لیا اس پر میرے دل میں ایک ہلکا سا میل آ گیا، یہ ظلم ہے تو اس دعا کے تعلق میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اے میرے رب ہمیں ظالموں میں نہ داخل فرما دینا تو اس کا مطلب یہ تو ہرگز نہیں بن سکتا کہ ہمیں ان لوگوں میں نہ داخل فرما دینا جن کے بدانجام دیکھنے کی ہم تمنا کر رہے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر تیری تقدیر یہ ہو کہ ہم آنکھوں سے نہ دیکھیں اگر تیرا یہ فیصلہ ہو کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں اور یہ قوم اسی طرح دندناتی پھرتی رہے اور ظلم کرتی رہے اور ان کا بدانجام ہم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں تو ہمارے دلوں پر سکینت نازل فرما۔ ہمارے دلوں پر صبر نازل فرمانا اور ہم تیری رضا پہ راضی رہنے والے ہوں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے اس سے پہلے جب تو نے ان کے دشمنوں سے بخشش کا سلوک فرمایا تو دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس کی۔

پھر سورۃ المومنون ہی میں آیات ۹۸ اور ۹۹ میں

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ایک دعا سکھائی گئی۔

وہ یہ ہے: وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ کہ اے میرے بندے! تو مجھ سے یہ سوال کر، مجھ سے یہ دعا کر کہ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ اے میرے رب! میں تیرے سرکش بندوں کے وساوس اور ان کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔ اور میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھ تک پہنچ سکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: اور تو کہہ دے۔ اے میرے ربّ! میں سرکش لوگوں کی شرارتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ھَمَزٰت کا اوّل ترجمہ وساوس ہیں اور کئی قسم کے بُرے خیالات ہیں اور دراصل شیاطین کی شرارتوں سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقعہ پر اس کا ترجمہ شرارتیں کر دیا۔ ایسے دور جن میں مخالفین کو خاص طور پر غلبہ نصیب ہو اور وہ مومنوں سے جس طرح چاہیں سلوک کریں، اسی دور میں ان شرارتوں کے نتیجے میں وساوس پیدا کئے جاتے ہیں اور اپنے خود تو خوف سے مومنین کو ہٹانے کے لئے طرح طرح کے وسوسے پھیلائے جاتے ہیں کہ دیکھو اگر تمہارا خدا ہوتا، اگر تم سچے ہوتے، جس پر تم ایمان لائے ہو اگر وہ واقعی خدا نے بھیجا ہوتا تو آج تم کیوں بے سہارا چھوڑے جاتے۔ کیوں نہ تم آج ہمارے رحم و کرم پر ڈالے گئے۔ پس شرارتوں کے ساتھ وساوس کا گہرا تعلق ہے اور ہم نے

گزشتہ ابتلاء کے دور میں

پاکستان میں (جو ابھی تک جاری ہے) خاص طور پر یہ دیکھا ہے کہ پہلے احمدیوں کو ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ طرح طرح کی شرارتیں کی جاتی ہیں اور پھر خود ظلم کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم تو تم پر ظلم کر رہے ہیں اور ہمارا کچھ نہیں ہو رہا اسی سے ہم سمجھے ہیں کہ تم جھوٹے ہو اور بعض نادان اور جاہل کچھ ظلموں سے تنگ آ کر کچھ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس دلیل کو مان جاتے ہیں حالانکہ ستائے جانے اور ظلم کرنے والا سچا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو شخص ظلم سے کام لے رہا ہے اس ظلم کے نتیجہ میں اس کی سچائی کیسے ثابت ہو گی۔ ظالم تو بہرحال جھوٹا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اس کا ذکر شیاطین کے طور پر فرمایا ہے کہ یہ تیسیب باغی اور شیطان لوگ ہیں۔ ایک طرف مومنوں کو دکھ دیتے ہیں اور پھر انہی دکھوں کو ان کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو اسے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم، تو یہ دعا کیا کر کہ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ میں شیاطین کے ہر قسم کے شر اور ان شرور کے نتیجے میں پیدا ہونے والے وساوس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ بلکہ میں تو یہ پناہ مانگتا ہوں کہ ہم تک ان کی رسائی ہی نہ ہو۔ نہ وہ ہم تک پہنچ سکیں نہ اُن کے وساوس اور ان کے شر ہمیں چھو سکیں۔

ایک دعا سورۃ المؤمنون آیت ۱۱۰ میں

درج ہے۔ یہ خدا کے ان نیک بندوں کی دعا ہے جو دورِ خیبوں کے مقابل پر جب وہ ان سے تمسخر کیا کرتے تھے تو وہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ۔ میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا کہ جب ان پر ظلم ہوئے، ان سے تمسخر کا سلوک ہوا تو وہ یہ کہا کرتے تھے: رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا۔ اے ہمارے ربّ! ہم تو ایمان لے آئے ہیں اس لئے ہم سے بخشش کا سلوک فرما وَارْحَمْنَا اور ہم پر رحم فرما۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس کے مابعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے: فَاتَّخَذْتُمُوْھُمْ سِخْرِیًّا۔ وہ یہ دعائیں کرتے تھے۔ یہ التجائیں کرتے تھے اور اس کے باوجود تم انہیں مذاق کا نشانہ بنا لیتے تھے۔ حَتّٰٓی اَنْسَوْکُمْ ذِکْرِیْ۔ یہاں تک کہ تم میرے ذکر کو بھلا بیٹھے۔ وَکُنْتُمْ مِّنْھُمْ تَضْحَکُوْنَ اور تم ان سے مسلسل مذاق کرتے رہے۔ اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ

کہ آج کے دن جو جزا و سزا کا دن ہے میں اپنے ان مومن بندوں کو جو تمہارے ظلموں کے مقابل پر صبر کیا کرتے تھے جزا کی خوشخبری دیتا ہوں اور یہ بتاتا ہوں کہ اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ کہ یہی وہ لوگ ہیں جو نجات یافتہ ہیں اور نیک انجام کو پہنچنے والے ہیں۔

پھر سورہ المؤمنون کی ۱۱۹ ویں آیت میں

ایک اور دعا آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو سکھائی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ کہ اے میرے ربّ! تو مجھ سے مغفرت کا سلوک فرما۔ وَارْحَمْ اور رحم کا سلوک فرما۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ تجھ سے بڑھ کر اور کوئی رحم کرنے والا نہیں۔

سورۃ الفرقان آیات ۶۶-۶۷ میں

اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی دعا بیان فرماتا ہے۔ عباد الرحمٰن کا تذکرہ چل رہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہیں جو زمین پر نرمی اور عاجزی سے چلتے ہیں۔ جب جاہل اُن کو مخاطب ہوتے ہیں اور اُن پر طعن و تشنیع کرتے ہیں تو وہ جواباً یہ کہتے ہیں اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔ اور پھر اپنے ربّ کے حضور راتیں سجدوں اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ وہ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا۔ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ اس وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک طرف دشمن کا عذاب ہے اور اس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ فرعون کے وقت میں جن ساحروں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی انہوں نے یہی ذکر کیا تھا کہ ہم تو خدا سے زیادہ ڈرتے ہیں، تجھ سے نہیں ڈرتے۔ تو ہم پر جو چاہے عذاب نازل کر ہم نے تو صداقت کو دیکھ لیا اور پہچان لیا۔ اس لئے اب ہم اس صداقت سے پھرنے والے نہیں ہیں۔ پس دنیا کے عذاب اور دنیا کی طعن و تشنیع اور دنیا کے تمسخر کے نتیجے میں ایک طرف انسانوں کا خوف پیدا ہوتا ہے اس خوف سے صرف خدا کا خوف انسان کو بچا سکتا ہے اگر وہ دل پر غالب ہو۔ پس ان دو خوفوں کے درمیان عباد الرحمٰن کیا فیصلہ کرتے ہیں، اُن کا ذکر چل رہا ہے۔ فرمایا اُن کا فیصلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ راتوں کو اُٹھتے ہیں اور قیام کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ خدا کے حضور کھڑے ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ۔ اے اللہ ہمیں عذاب جہنم کا زیادہ خوف ہے، اس لئے اس عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا۔ کیونکہ جہنم کا عذاب جو ہے وہ تو بہت بڑی تباہی ہے کہ دنیا کے عذاب تو اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا کہ وہ تو عارضی طور پر بھی بہت بُرا ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر تو بدتر ہے۔ عارضی طور پر کہہ کر دراصل دنیا کے عذاب کی طرف اشارہ فرما دیا اور بتایا کہ جس عذاب سے تم بھاگتے ہو وہ تو عارضی ہے اور جس عذاب کی طرف تم اس کے نتیجے میں جا سکتے ہو وہ ایک مستقل عذاب ہے۔ لیکن عارضی حیثیت سے بھی دنیا کے عذاب کے مقابل پر آخرت کا عذاب بہت زیادہ سخت ہوگا یعنی اگر محض عارضی بھی ہو تب بھی دنیا کے عارضی عذاب کے مقابل پر وہ بہت زیادہ کڑا ہوگا تو خدا کے عارف بندے اس بات کو جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں۔ اس لئے دنیا کے

عارضی عذاب کو وہ آخرت کے عذاب پر ترجیح دیدیتے ہیں یعنی (آخرت) کے اس عذاب کو قبول نہیں کرتے اور دنیا کے عذاب کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ پس اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اَے خدا! ہمیں تو تیرے عذاب سے اتنا ڈر لگتا ہے کہ ہم تجھ سے ہی پناہ مانگتے ہیں۔ وہ عذاب جو تیری طرف سے آئے اگر تھوڑا بھی ہو تو وہ بہت زیادہ تباہ کن ہوتا ہے اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

عبادالرحمٰن اپنی اولاد کے لئے اور اپنے اہل و عیال کیلئے دعائیں کرتے ہیں

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (سورۃ الفرقان: ۷۵)

کہ اَے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے اپنے ازواج کی طرف سے، وَ ذُرِّیّٰتِنَا اور اپنی اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بعض دفعہ لوگ

ازواج سے مراد

صرف بیویاں لیتے ہیں اور تفسیر صغیر میں بھی یہی ترجمہ ہے کہ ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ یہ ترجمہ کرنے کی وجہ غالباً یہ تھی کہ شروع میں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مردوں سے متعلق بات ہو رہی ہے۔ عبادالرحمٰن، خدا کے بندے اور وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ میں بھی مردوں کا ذکر ہے۔ کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں لیکن درحقیقت خدا تعالیٰ نے جہاں مردوں کے صیغہ میں بات کی ہے وہاں مومن عورتیں شامل ہیں اور ان کو اس خطاب سے نکال لینے کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ کیونکہ یہ نہ صرف عربی طرز کلام ہے بلکہ دنیا کی دوسری قوموں میں بھی جب ہم بنی نوع انسان کا ذکر کرتے ہیں تو بسا اوقات مردوں کے صیغہ میں بات ہو رہی ہوتی ہے اور مراد عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ بڑے اور چھوٹے سب اس میں شامل ہوتے ہیں تو طرز کلام یہ ہے جو آسان ہے کہ ایک ہی صیغے کا ذکر ہو جائے اور اس میں جنس کی ہر قسم کے، ہر نوع کے افراد اس جنس میں شامل ہو جائیں۔

پس وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا میں مردوں کو صرف دعا نہیں سکھائی گئی، عورتوں کو بھی دعا سکھائی گئی ہے اور ان کو اسی طرح دعا کرنی چاہیئے کہ ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا۔ کیونکہ زوج کا مطلب ہے بیوی نہیں ہے۔ زوج کا لفظ میاں اور بیوی دونوں پر برابر اطلاق پاتا ہے اس لئے عورتوں کو اس دعا کو تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ اس مضمون میں شامل ہیں اور لفظ کے اندر ہی ہیں بھی زوج کے تحت ان کے خاوند شامل ہو جاتے ہیں۔ پس اب اس دعا کا معنی یہ ہوگا کہ اَے خدا! ہمیں ہماری زندگیوں کے ساتھیوں سے خواہ وہ مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں، آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ ایسی نسل پیچھے چھوڑنے کی توفیق عطا فرما جو تیری نظر میں متقی ہوں۔

یہ وہ دعا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے گھروں کے ماحول سدھر سکتے ہیں۔

جو خطوط مجھے ملتے ہیں

بلا استثناء ان میں روزانہ کچھ خطوط ضرور ایسے ہوتے ہیں جن میں گھریلو زندگی کی ناچاقیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عذاب کا ذکر ہوتا ہے اور ایسے خطوط بعض دفعہ بچوں کی طرف سے بھی ملتے ہیں۔ بچے لکھتے ہیں ہمارے ماں باپ کی آپس میں بہت ناچاقیاں ہیں۔ آپس میں ایکدوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ گھر جہنم بنا ہوا ہے اور ہم جو بہن بھائی ہیں یوں لگتا ہے کہ بے سہارا ہیں اور ہمارے سر پر کوئی چھت نہیں ہے۔ اس صورتحال سے ہم بہت ہی تنگ ہیں اور مشکل یہ ہے کہ ہم کسی کی طرفداری کر نہیں سکتے۔ اگر کسی کو سچا سمجھیں بھی تب بھی ہم کسی ایک کی طرفداری نہیں کر سکتے۔ پھر بیویوں کے خط آتے ہیں۔ خاوندوں کے خط آتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض خط بہت ہی پیارے ملتے ہیں۔ جس میں ایک بہو اپنی ساس کی، اپنے خسر کی، اپنے خاوند کی، اپنے سارے ماحول کی تعریف کر رہی ہوتی ہے۔ ان سب کے لئے دعائیں کے لئے لکھ رہی ہوتی ہے۔ کہتی ہے میں تو ایک جنت نشان گھر میں آگئی ہوں۔ اس طرح یہ لوگ میرا خیال کرتے ہیں اس طرح مجھے پیار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جن کو اعلیٰ خلق عطا ہوئے امر واقعہ یہ ہے کہ ان کے گھر جنت نشان ہی بنتے ہیں۔ اخلاق کی کمی کے نتیجے میں یہ دنیا ہمارے لئے جہنم بن سکتی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ اگر اخلاق گھروں کو جہنم بنا سکتے ہیں تو یہی اخلاق قوموں کو بھی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہی اخلاق بنی نوع انسان کے لئے جہنم پیدا کر دیتے ہیں۔ پس اخلاق کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اعلیٰ خلق کے نتیجے میں صرف ہمارے گھر ہی جنت نشان نہیں بن سکتے بلکہ ہماری گلیاں، ہمارے شہر، ہمارے وطن اور اس کے بعد پھر ساری دنیا کے لئے تمام سطح ارض جنت بن سکتی ہے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میں نے پہلے بھی بارہا احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اس دعا سے غیر معمولی استفادہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ پھر آگے اولاد پر بھی ممتد ہو جاتی ہے اور اولاد پر بھی اس کا فیض جاری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس دعا میں یہ سکھایا گیا ہے مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا اور ذریت میں صرف پہلی نسل مراد نہیں ہے بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کا سلسلہ اس کے اندر آجاتا ہے۔ قیامت تک کے لئے انسان اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سے بہتر دعا نہیں ہو سکتی کہ اَے خدا! ہماری اولاد کو، اولاد در اولاد کو، سلسلۂ اولاد کو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک بنانا اور وہ ٹھنڈک ان معنوں میں ہو کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا کہ ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ غیر متقی کا امام نہ بنانا، یہ بہت ہی کامل دعا ہے اور قیامت تک اثر پیدا کرنے والی ہے اور پھر یہ بھی ہمیں توجہ دلائی ہے کہ اگر تم نے اپنے لئے اس دنیا میں جنت پیدا کر لی اور تمہاری اولاد کو یہ توفیق نہ ملے کہ وہ متقی ہو تو تم نے جو کچھ حاصل کیا تھا عملاً اس کو کھو بیٹھو گے تمہارا سارا سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری ساری محنتوں کا پھل جاتا رہے گا اس لئے صرف اپنے لئے فکر نہ کیا کرو۔ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی فکر کیا کرو۔

اس مضمون پر غور کرکے اگر آپ یہ دعا کریں تو آپ کے

گھر کے ماحول کا ایک بہت ہی دلکش نقشہ

آنکھوں کے سامنے اُبھرتا ہے۔ بعض میاں بیوی ایکدوسرے سے راضی ہوتے ہیں مگر اُن کے آپس میں راضی ہونے کی بنا تقویٰ نہیں ہوتی۔ ایسے میاں بیوی بھی تو ایکدوسرے سے راضی ہوتے ہیں جن کے گھر میں Disco چل رہا ہے۔ گانے بجانے ہو رہے ہیں کئی قسم کی بیہودگیاں ہو رہی ہیں۔ بظاہر وہ گھر جنت ہے لیکن اس دعا کے آخری حصے نے بتا دیا کہ وہ جنت محض ایک فرضی اور خیالی جنت ہے اور عارضی حیثیت کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی اولاد پھر متقی نہیں بن سکتی۔ ایسے لوگوں کی آنے والی نسلیں ان

کے لئے حقیقی معنوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان مہیا نہیں کر سکتیں۔ تو وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا نے صرف مستقبل کی بات نہیں کی بلکہ اس زمانے میں جو ہمیں نصیب ہوا ہے ہمارے گھروں کا ایسا نقشہ بھی کھینچ دیا جس میں تقویٰ کی باتیں ہوں۔ اگر تقویٰ کی باتیں نہ ہوں تو اگلی نسل کو تقویٰ کہاں نصیب ہو جائے گا۔ پس آنکھوں کی ٹھنڈک وہ جس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہو۔ اس کے لئے دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا سے غفلت کے نتیجے میں مَیں سمجھتا ہوں بہت سے گھر بے وجہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا ہیں۔ سنجیدگی سے ہر وہ خاوند اور ہر وہ بیوی جو اپنے لئے یہ دعا کرتی ہے اُن کو مَیں یقین دلاتا ہوں کہ اس دعا کے نتیجے میں ان کے گھر کے نقشے بدل جائیں گے اور ساری جماعت کا معاشرہ اتنا پاکیزہ ہو جائے گا اور اتنا بلند ہو جائے گا کہ وہ واقعی وہ اس بات کا مستحق ہوگا کہ بنی نوع انسان کی راہنمائی کر سکے اور ہم ساری دنیا کو گھر دینے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

سورۃ الشعراء آیات ۸۴ تا ۹۰ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۞ اے میرے رب مجھے حکم عطا فرما اور اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اور مجھے صالحین میں شامل فرما دے۔ یہاں حکم کا معنی حکومت نہیں۔ حکومت بھی ہو سکتا ہے مگر صحیح تعلیم مراد ہے۔ فیصلہ کن صحیح تعلیم۔ ایسی صحیح تعلیم جو بیّن ہو، جو روشن ہو۔ جس میں بد تعلیم سے نمایاں فرق شامل ہو۔ ہر ایسی تعلیم کو ہم حکم کہہ سکتے ہیں۔ پس اپنے رب سے یہ عرض کرتے ہیں۔ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا۔ اے خدا! مجھے کھلی کھلی روشن، امتیازی ہدایت عطا فرما۔ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ اور مجھے صالحین میں شمار فرمالے۔ صالحین کے ساتھ میرا تعلق قائم فرما دے۔ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ اور بعد میں آنے والوں کی زبان پر میرا ذکر سچائی کے ساتھ چلے۔

یہ دعا بہت ہی معنی خیز ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جتنی گہری اور جتنی بلند صفات سے نوازا تھا اور جس طرح آپ کے ذہن میں باریک در باریک مضامین نازل فرمائے جاتے تھے اُن کا اظہار آپ کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ اپنی دعاؤں کے آئینے میں ہمیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل دکھائی دینے لگتا ہے۔ آپ کی طرزِ فکر دکھائی دینے لگتی ہے۔ عام طور پر لوگ آئندہ زمانوں میں اپنی شہرت چاہتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کے جتنے ہیرو (HERO) ہیں وقت گزرنے کے ساتھ ان کا ذکر چلتا ہے اور بلند ہوتا رہتا ہے اور اس میں کئی قسم کے فرضی قصے بھی داخل ہونے لگ جاتے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کو ہم LEGENDARY FIGURES کہتے ہیں۔ وہ انسان جو اپنے اپنے وقتوں میں ہیرو شمار ہوئے، بہت بلند مقام تک پہنچے وہ بالآخر LEGEND بن جاتے ہیں اور ان کے متعلق قصے، کہانیاں، افسانے مشہور ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ ان کے حقیقی وجود سے بہت بڑھ کر ان کی طرف اصلی صلاحیتیں منسوب ہونے لگتی ہیں اسی کے نتیجے میں بہت سے انبیاء کو خدا یا خدا کا بیٹا یا اس کا قریبی بنا دیا گیا اور یہ وہ طبعی رجحان ہے جس نے سلسلہ ہائے مذاہب کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔

دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کی قوم نے کیا سلوک کیا ہے۔ اسی طرح حضرت کرشن ؑ کے ساتھ حضرت رامچندر جی کے ساتھ اور بہت سے بزرگ انبیاء ایسے گزرے ہیں جن کو وقت کے گزرنے کے ساتھ بہت بڑے مقامات اور مرتبے عطا کئے گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلند مرتبہ نہیں مانگ رہے۔ آنے والی نسلوں سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ آپ کی حمد و ثنا میں مصروف رہیں اور آپ کی تعریف میں بڑے بڑے قصیدے کہیں۔ کیسی عمدہ دعا ہے: وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ اے میرے رب میرے متعلق تو آئندہ جو بات بھی ہو سچی ہو۔ اس میں جھوٹ کی ادنیٰ سی ملونی بھی نہ ہو۔ اب آپ دیکھیں کہ کس شان کے ساتھ حضرت ابراہیم ؑ کے حق میں خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا ہے۔ کتنا بلند مرتبہ آپ کو عطا کیا گیا۔ ابو الانبیاء کہلائے اور

آج کی دنیا کے مذاہب

کے سلسلوں میں سے تین سب سے قوی سلسلے آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہود بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں عیسائی بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مسلمان بھی آپ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ وہ تین قومیں ہیں جو درحقیقت اپنی طاقت کے لحاظ سے تمام دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور اس کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات کے بارے میں کبھی کوئی مبالغہ نہیں کیا گیا۔ ہزاروں سال گزر گئے ہیں۔ کسی نے آپ کے متعلق فرضی قصے نہیں بنائے۔ کوئی ایک بھی فرضی خیالی قصہ آپ کی طرف منسوب نہیں ہوا۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ سچی دعاؤں میں جو دل کی گہرائیوں سے اٹھتی ہیں کتنی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل سے سچ کی یہ پکار تھی کہ اے خدا ہمیشہ میری تعریف سچی رہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعا کو سچا کر دکھایا۔

اسی دعا کے مطالعہ سے مجھے درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی حکمت سمجھ آئی۔ اور بھی بہت سے انبیاء گزرے ہیں اُن کا بھی ذکرِ خیر درود میں چل سکتا تھا لیکن صرف حضرت ابراہیم ؑ کو کیوں یہ اعزاز دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنی اُمت کو یہ درود سکھائیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اس درود سے یہ بھی سمجھ آگئی کہ لسانِ صدق کا اس درود کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ اس دعا کو اس درود کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے کیا ہی دعا سکھا کہ حضرت ابراہیم ؑ کی دعاؤں کے ساتھ اپنی اُمت کو باندھ دیا اور گویا اپنے متعلق بھی یہ دعا کر دی کہ اے خدا جس طرح ابراہیم ؑ پر تو نے سلامتی بھیجی اور اس زمانے میں بھی آپ کو سلامتی عطا ہوئی اور آئندہ آنے والی نسلوں میں، آئندہ آنے والے زمانوں میں بھی ہمیشہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسِّ شیطان سے پاک رکھا اور لغو اور جھوٹے قصوں سے آپ کو بچایا، اے خدا اسی طرح میری بھی حفاظت فرما اور میری اُمت کی بھی حفاظت فرما۔ بہرحال ایک مضمون نہیں یہ تو بہت ہی وسیع مضامین ہیں۔ کَمَا کے تعلق میں یہ باتیں پھر ان شاء اللہ کبھی توفیق ملی تو میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ بہت سے احمدی یہ سوال کرتے رہتے ہیں کہ کَمَا جو کہہ دیا گیا تو اس میں کیا برابری مقصود ہے لیکن برابری مقصود نہیں کچھ اور مضامین بھی ہیں۔ ایک تعلق بہرحال درود شریف کا اس آیت میں مذکور دعا سے ہے۔ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ کہ اے خدا! آخرین میں میرا ذکرِ خیر، سچائی کا ذکر جاری رہے اور چونکہ آخرین کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو عطا ہونا تھا کیونکہ قیامت تک کے لئے آخرین کا دور آپ ہی کا دور تھا اس لئے اگر آپ کی اُمت میں آپ کا ذکرِ خیر سچائی کے ساتھ جاری نہ رہتا تو یہ

دعا قبول نہ ہوئی۔ پس اس کے نتیجے میں اس دعا کی قبولیت کا سب سے بڑا ثبوت وہ درود ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ

اور اے اللہ! مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔ جنت تو خود ہی نعمت ہے۔ پھر یہ کیا مطلب کہ

مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ؟

تو حقیقت یہ ہے کہ جنت کے بھی مختلف درجے ہیں۔ ایک جنتِ نعیم ہے۔

جنّۃ النعیم کے معنی

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ جنت ہے جس میں انبیاء شامل ہوتے ہیں کیونکہ ویسے تو سب نعمتوں والے خواہ وہ صالح ہوں، خواہ شہید ہوں، خواہ صدیق ہوں یا نبی ہوں جنت میں جائیں گے اور ان معنوں میں ہر جنت جنّۃ النعیم کہلا سکتی ہے مگر آل نعیم کے اندر ایک اور معنی پیدا کر دیتا ہے یعنی وہ جنت جو ان لوگوں کی جنت ہے جن کو کامل نعمت عطا ہوئی اور کامل نعمت انبیاء کو عطا ہوتی ہے۔ پس ہرگز بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان معنوں میں یہ دعا کی ہو کہ مجھے جنت میں بھی انبیاء کے زمرے میں رکھنا اور وہ جنت عطا کرنا جس میں کامل طور پر تجھ سے انعام پانے والے لوگ شامل ہوں۔ پس آپ دیکھیں کہ اس دعا کا سورۃ فاتحہ کی اس دعا سے کتنا گہرا ربط ہے کہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

پس منعم علیہ میں شامل ہونا ہے تو منعم علیہ گروہ کی وہ ساری دعائیں پیش نظر رہنی چاہئیں جو ہماری زندگی کے مختلف حالات پر اطلاق پاتی چلی جاتی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کرتے ہیں

وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ

کہ اے میرے رب! میرے باپ کو بھی بخش دینا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ گمراہ تھا، اس کے باوجود تجھ سے یہ عرض کر رہا ہوں۔ اس کے متعلق یہ ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے چونکہ آزر سے یہ وعدہ کر لیا تھا کہ میں تیرے لئے ضرور دعا کروں گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور خاص یہ اجازت فرمائی کہ وہ اپنے اس وعدے کو پورا کریں لیکن آخر پر خدا نے ایک وقت پر آپ پر یہ ظاہر فرما دیا کہ وہ صرف گمراہ نہیں تھا بلکہ میرا دشمن تھا اور یہ بتانا ہی کافی تھا۔ اس کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے کبھی دعا نہ کی

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ

اور جس دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا اس دن مجھے رسوا نہ کرنا۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ

جب کہ انسان کے کام نہ اس کے مال آئیں گے نہ اس کے بچے

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

ایک ہی بات کام آئے گی کہ خدا کے حضور کوئی صاف دل لیکر حاضر ہو۔ پاک دل لے کر حاضر ہو۔ ایسا دل لیکر حاضر ہو جو خدا کے حضور جھکا رہنے والا ہو اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر بیٹھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی حالت میں اس دنیا سے بلائے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا ہمارے حق میں بھی یہ گواہی دے کہ

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

ہم ان لوگوں میں شمار ہوں جو ایک سلیم دل لیکر اپنے خدا کے حضور واپس لوٹنے والے ہوں۔

مجالس اطفال الاحمدیہ بھارت کے لئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال متوجہ ہوں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت کی جنوری، فروری ۹۱ء کی ماہانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی گئی تو حضور انور نے بھارت میں مجالس اطفال کی حالت پر تشویش کا اظہار فرمایا ہے اور مجالس اطفال کی راہنمائی اور ترقی کے لئے ایک تازہ ارشاد رقم فرمایا ہے۔ مجالس اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خط یہاں من وعن پیش کیا جا رہا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لندن
۳-۵-۹۱

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے مجلس اطفال الاحمدیہ وخدام الاحمدیہ بھارت کی جنوری، فروری ۹۱ء کی رپورٹ موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ۔ آج کل میں اطفال کی تربیت کی طرف بہت زور دے رہا ہوں۔ نہ صرف ان میں بچپن سے ہی نماز قائم کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ بلکہ نماز کا ترجمہ سکھانے کی طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی صحیح تلاوت اور بعض حصوں کی تلاوت کے علاوہ ترجمہ سکھانے کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اسی طرح روزمرہ کے مسائل سے بچپن سے ہی آگاہ کرنا چاہیئے اور ان میں ایک نیا ولولہ پیدا کرنا چاہیئے۔ ورنہ جس قسم کا معاند معاشرہ ہے ہماری یہ نسلیں شائی طور پر مستقبل کی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکیں گے۔

مغربی ممالک کی ذیلی مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنات نے بہت عمدہ رنگ میں ان امور پر لبیک کہا ہے اور دن بدن خدا کے فضل سے اطفال کی تربیت بہتر ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی اس رپورٹ کو پڑھ کر اس میں بہت خلاء دکھائی دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس سنجیدگی ومحنت کی ضرورت ہے اس طرح اطفال سے معاملہ نہیں کیا جا رہا۔ صدر صاحب انصار اللہ اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے مشورہ سے مل کر ایک ملک گیر پروگرام بنائیں اور مجھے مطلع کریں

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

اس خط کی روشنی میں ضرورت ہے کہ ہم فوراً اپنی مساعی کو تیز کر دیں اور اطفال کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ براہ کرم مذکورہ خط کی روشنی میں درج ذیل امور کے بارہ میں جلد از جلد دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت کو مطلع کریں۔ تا کہ اس کی روشنی میں حضور انور کی خدمت بابرکت میں جواب بھجوایا جا سکے۔

۱۔ آپ کی مجلس میں کتنے اطفال نماز پڑھ رہے ہیں۔
۲۔ کتنے اطفال نماز باترجمہ جانتے ہیں اور اس طرف کیا توجہ کی جا رہی ہے۔
۳۔ کتنے اطفال قرآن کریم کی صحیح تلاوت کرتے ہیں اور ترجمۃ القرآن کی طرف کیا کوشش کی جا رہی ہے۔
۴۔ اطفال کی تربیت اور معاشرہ کے برے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے کیا کوشش جاری ہے۔ ۵۔ کیا آپ کی مجلس میں اطفال کی تربیتی کلاس لگ رہی ہے کون صاحب پڑھا رہے ہیں کیا کلاس روزانہ لگتی ہے یا ہفتہ وار۔ کل تعداد اطفال میں سے کتنا حاضری کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ماہ ماہانہ کارگزاری رپورٹ اطفال بروقت اور باقاعدہ ارسال کریں۔ آپ کے جواب کا دفتر اطفال بھارت کو شدت سے انتظار رہے گا۔

والسلام خاکسار طاہر احمد چیمہ۔ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مدرسہ احمدیہ قادیان میں سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب

رپورٹ مرتبہ قریشی محمد فضل اللہ مدرس مدرسہ احمدیہ

مورخہ ۲۴ مئی ۹۱ء کو بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے ہال میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ دو تقاریب منعقد ہوئیں جس میں جملہ طلباء و اساتذہ کرام مدعوین احباب نیز مہمانان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظر خدمت درویشان و محترم مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے شرکت کی کارروائی کا آغاز ٹھیک ۵-۵۰ پر حکیم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا ازاں بعد عزیز منزل احمد صاحب مدراسی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ع

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا ابتدائی تعارفی تقریر میں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فرمایا کہ ہر سال ہم یہ تقریب منعقد کرتے ہیں اس سال کے ساتھ ہی امسال تقسیم انعامات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے اور ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس موقعہ پر ہمارے بزرگ مہمان بھی ہمارے اندر رونق افروز ہیں جن کی نصائح اور مفید مشوروں سے ہم مستفید ہو سکیں گے۔ تاریخ مدرسہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تقسیم ملک کے بعد طلباء کے داخلہ کے ساتھ ۱۹۵۸ء میں باقاعدہ مدرسہ احمدیہ کا از سر نو اجراء ہوا اور رفتہ رفتہ یہ تعداد بڑھتی رہی اب تک اس مدرسہ سے ۱۰۱ فارغ التحصیل مبلغین خدمت بجا لا رہے ہیں اور بعض کو نمایاں رنگ میں خدمت کا موقعہ بھی ملا ہے

اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے

شکریہ احباب

آخر پر مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے قیمتی وقت دے کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کے خطاب کے بعد عزیز مبارک احمد تقوی نے مدرسہ احمدیہ کے جملہ طلباء کی طرف سے درجہ ثالثہ کے طلباء کو جو عنقریب مدرسہ سے فارغ ہونے والے ہیں الوداعیہ پیش کیا اس کے بعد عزیز عطاء الرحمٰن آسامی متعلم درجہ ثالثہ نے اپنی کلاس درجہ ثالثہ کی نمائندگی میں اس کا جواب دیا ازاں بعد درجہ ثالثہ کے طلباء کے الوداع میں عزیز منیر احمد بدر کی لکھی ہوئی نظم عزیز عطاء اللہ ناصر نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

اس کے بعد

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب

نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ ایک لمبا عرصہ بطور استاد کام کرنے کا مجھے موقعہ ملا ہے نئی نسل کے کردار کی تشکیل بہت اہم کام ہوتا ہے میں نے جہاں تک طلباء کا یہاں پر جائزہ لیا ہے میری طبیعت پر بڑا اچھا اثر ہوا ہے طلباء بڑی محنت سے تیاری کر رہے ہیں خدا تعالیٰ اس ادارے کے طلباء کو عالم با عمل بناد ے اسلام کی روح و حقیقت عطا کرے آگے چل کر صحیح رنگ میں جماعتوں کی بہتر تربیت کر سکیں۔ بعدہ

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

نے خطاب فرمایا کہ جہاں تک طلباء کو دیکھنے کا موقعہ ملا ہے بڑی خوشی اور اطمینان ہوا ہے کہ باوجود وسائل کی کمی کے ان میں اپنے مشن کے ساتھ لگاؤ پایا جاتا ہے۔ روحانیت، علم، تقویٰ میں ترقی کرنے کا بڑا ذریعہ خلیفہ وقت کا قرب اور ان سے ملاقات ہوتا ہے اس کمی کے باوجود جو نمونہ آپ دکھا رہے ہیں حیرت کا موجب ہے خدا تعالیٰ اس کمی کو بھی پورا فرمائے اور یہ موقعہ بھی آپ کو نصیب ہو۔

آپ کے بعد

محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب

نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ میں اس موقعہ پر دو امور کی طرف توجہ دلاؤں گا اور یہ دونوں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیان فرمودہ ہیں جب مبلغین میدان عمل میں جانے سے پہلے حضور کے پاس جاتے تو آپ نصیحت فرماتے خدا کے باوفا بندے بن جاؤ

دوسری بات یہ فرمائی کہ بعض مبلغین اچھے مقرر اچھا علم رکھنے والے ہر بات میں نمایاں ہوتے ہیں اور بعض مبلغین ان سے کم تر ہوتے ہیں لیکن نتیجہ کے لحاظ سے کم تر لوگ دوسروں سے آگے بڑھ جاتے ہیں اس کی وجہ حضور نے یہ بیان فرمائی کہ وہ دعا کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس یہ دونوں باتیں ہر وقت ہمارے سامنے رہنی چاہئیں۔

تقسیم انعامات

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے گذشتہ سال اور امسال اپنی کلاس میں نیز قرآن مجید میں اوّل دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے نیز ایک خصوصی انعام عزیز عطاء الرحمٰن آسامی کو بہتر طالب علم کے طور پر دیا گیا۔

خطاب صدر اجلاس

آخر میں صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمایا میں مختصراً ایک بات کی طرف توجہ دلاؤں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً سلطان القلم قرار دیا ہے گویا تحریری میدان میں حضور کو قوی طاقت دی گئی ہے اور آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر مختلف علوم قرآنیہ بیان فرمائے جو آپ نے تحریرات اپنے پیچھے چھوڑی ہیں وہ واقعی آپ کے سلطان القلم ہونے پر شاہد ہیں بعض لوگ مبلغ بن جاتے ہیں بعض مدرس اور بعض انتظامی صلاحیت رکھتے ہوئے اپنے لحاظ سے خدمت کرتے ہیں لیکن ہر لحاظ سے خدمت کرنے والا قلمی خدمت بھی بجا لا سکتا ہے اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلمی خدمت بجا لانے کا ارشاد فرمایا تھا پس آج بھی میں یہی کہوں گا کہ اس میدان میں ترقی کی ابھی بہت ضرورت ہے خدا تعالیٰ ہمیں اس کا اہل بنائے اس خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ آخر پر جملہ حاضرین کی چائے اور مشروبات کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو تقاریب کو باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضؓ

درج ذیل جماعتوں نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا بابرکت انعقاد کیا اور اپنی رپورٹیں ارسال کیں۔ جماعت احمدیہ گلبرگہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کنڈور۔ جماعت احمدیہ بھوبنیشور۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان جماعتوں کی مساعی قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(ادارہ)

دوروزہ آل مہاراشٹر کانفرنس

قسط نمبر (۲)

۱۱ مئی ۱۹۹۱ء کو منعقدہ جلسہ پیشوایان مذاہب کی پانچویں تقریر محترمہ برہما کماری سوم پربھاجی کی تھی۔ چھٹی تقریر جناب ریورنڈ پینکر نے عیسائیت پر کی۔ ساتویں تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے اسلام کی حسین تعلیمات پر کی۔ آٹھویں تقریر مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے مذہب کے اعلیٰ مقاصد کے عنوان پر کی۔ محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تمام حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا۔

تبلیغی جلسہ :

کانفرنس کے دوسرے دن زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جناب مانک راؤ کھیلے سابق ایم۔ ایل۔ اے تھے۔ تلاوت کے بعد اُدے تلک صاحب نے نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ مکرم حامد اللہ غوری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

اس اجلاس میں مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ جناب اُدے تلک صاحب نے اسلام میں عورت کے مقام پر، محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی زعیم اعلیٰ صوبہ یو۔پی نے اِسْمُہٗ اَحْمَد والی پیشگوئی پر، مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر، خاکسار برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی نے جماعتِ احمدیہ پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب پر اور محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے عقائدِ احمدیت پر تقاریر کیں۔

محترم ماسٹر مشرق علی صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور دُعا کے بعد یہ تبلیغی جلسہ برخاست ہوا۔

کانفرنس کے ایام میں ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کیرلہ اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے تربیتی اُمور پر تقاریر کیں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی صدرِ اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا۔

شکریۂ احباب :

ہماری اِس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں، بنگال۔ اُڑیسہ۔ آندھرا۔ کیرلہ۔ پنجاب۔ کرناٹک سے احباب نے شرکت کی۔ جماعتِ احمدیہ مہاراشٹر ان تمام افراد کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔ اِسی طرح بمبئی کے خُدّام اور عثمان آباد کے تمام افراد جس میں مرد، عورتیں، بچے سب شامل ہیں، جنہوں نے اس کی کامیابی کے لئے انتھک محنت کی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ عثمان آباد کے افراد مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں خاص طور پر دُعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے مزدوری کے ہزاروں روپے خود سے کام کرکے بچائے ہیں۔

قارئین دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو اپنی جناب میں قبول فرمائے۔ اور اس کے بہترین ثمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار :- برہان احمد ظفر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی)

ضروری اعلان

بعض بیرونی ممالک کے خریداران بدر یا اعانت بھجوانے والے، بدر کی رقوم ایڈیٹر بدر۔ محاسب صاحب یا ناظر صاحب اعلیٰ یا دُوسرے ادارے کی معرفت بھجواتے ہیں۔ جس سے رقوم منتقل کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔

بیرونی ممالک کے خریداران یا اعانتِ بدر بھجوانے والوں سے گزارش ہے کہ چندہ بدر کی رقوم یا اعانت براہِ راست منیجر بدر قادیان کو بھجوایا کریں۔

ڈرافٹ۔ منی آرڈر۔ پوسٹل آرڈر وغیرہ منیجر بدر قادیان کے نام پر ہی بنوائیں۔ اور تفصیل خریداری نمبر بھی ضرور ساتھ ارسال کریں۔ تاکہ بلاتفصیل میں رقم پڑی نہ رہے۔

ڈرافٹ۔ پوسٹل آرڈر۔ منی آرڈر مندرجہ ذیل نام سے بنوائیں :-

MANAGER, THE BADR WEEKLY
QADIAN - 143516.

منیجر اخبار بدر قادیان

درخواستہائے دُعا

● — مکرم عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ، مکرم محمد اشرف صاحب اور مکرم ناصر شاہ صاحب کے کاروبار میں برکت کے لئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● — خاکسار کی اہلیہ نسیمہ بیگم دِل کی تکلیف اور پھیپھڑوں اور کمر میں ٹیومر سے تین ماہ سے بیمار ہیں۔ صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے (عطاء اللہ کلیم واقفِ زندگی)

● — محترم صدر صاحب جماعتِ احمدیہ چک ایمرچھ (کشمیر) عرصۂ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے۔ (شکیل احمد مدراس)

● — خاکسار کے ماموں محترم عبد المنان صاحب چکوڑی کو فالج کا حملہ ہوا ہے ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے۔ اسی طرح خاکسار کی ممانی جان محترمہ مریم بیگم صاحبہ زوجہ عبد اللطیف صاحب چکوڑی کا ۱۹/۵/۹۱ کو انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور نیک صالحہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ (وسیم احمد ہندرگ)

● — خاکسار کی دو بچیوں کے سالانہ امتحان ہوچکے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے : خاکسار کے انگلش میڈیم سکول کی کامیابی کے لئے، جے پور میں خاکسار کے زیرِ تبلیغ افراد کو ہدایت حاصل ہونے کے لئے اور خاکسار کے سکول میں ایک غیر مسلم ٹیچر انیتا شرما کو اچھا رشتہ ملنے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(امجد لطیف صدر جماعتِ احمدیہ جے پور)

● — عزیزم سید شہاب کے والد محترم سید عبد القدوس صاحب خاکسار کے زیرِ تبلیغ ہیں ہدایت حاصل ہونے کے لئے، عزیزم سید شہاب نے بارھویں کلاس کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(عبد القدوس معلم وقفِ جدید)

● — پچھلے چند دنوں سے بیمار ہوں کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے (اکرام اللہ ٹاک یاری پورہ)

● — مکرم شفیق احمد صاحب کی ہمشیرہ اُمید سے ہیں۔ تمام مراحل بآسانی طے ہونے اور نیک صالح اولادِ نرینہ کے لئے اور خاوند کو بابرکت روزگار ملنے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

● — محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول بعارضہ قلب بیمار ہیں صحتِ کاملہ کے لئے نیز اُن کی بڑی بیٹی عزیزہ آسیہ بیگم بھی علیل ہے اُس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ادارہ)

ولادتیں

★ — میرے چھوٹے لڑکے محمد عبد اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۶/۴/۹۱ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "محمد طلحہ" رکھا ہے۔ بچے کے نیک، صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (کبریٰ بیگم اہلیہ مکرم عبد الرحیم صاحب بدر حیدر آباد)

★ — مولوی کے عبد السلام صاحب معلم وقفِ جدید کوڈالی کو ۱۷/۵/۹۱ کو شادی کے چھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے پہلے بچے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "عبد الباسط" تجویز فرمایا ہے۔ عزیز وقفِ نو میں شامل ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(زین الدین حامد قادیان)

★ — مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲/۵/۹۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "انس احمد" تجویز فرمایا ہے۔ صحتِ کاملہ، درازیٔ عمر، نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ظہیر احمد خادم۔ قادیان)

★ — مکرم خواجہ حسین صاحب سوداگر دیودرگ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ پچاس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ (محمد عارف ننگلی قادیان)

★ — مکرم حافظ مظہر احمد صاحب قادیان ولد مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ۳۰/۵/۹۱ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام اظہر احمد نسیم (واقفِ نو) تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم راجہ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ اندورہ کا نواسہ ہے۔ بیس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

تقریب شادی

مورخہ ۲۲ اپریل ۹۱ء کو عزیزہ مہتاب احمد صاحب امروہی کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دُعا کرائی بعد ازاں بارات مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کے مکان پر گئی جہاں پر مرحوم کی چھوٹی بیٹی کے رخصتانہ پر دُعا ہوئی۔ رشتہ کے جانبین کے لئے خیر و برکت و مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(رابعہ بیگم اہلیہ عبد القادر اعوان درویش مرحوم قادیان)

احمدیہ شفاخانہ کی ازسرِ نو تشکیل و افتتاح

قادیان ۸ جون ۔ آج ٹھیک دس بجے احمدیہ شفاخانہ کی ازسرِ نو تشکیل کے بعد اس کے افتتاح کا پروگرام عمل میں آیا ۔ یاد رہے کہ قبل ازیں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت احمدیہ شفاخانہ میں آپریشن تھیٹر ، لیبارٹری ، میٹرنٹی اور جنرل وارڈ کے قیام کی منظوری مرحمت فرما دی تھی اب ان کے مطابق اس میں ضروری آلات مہیا کر دیئے گئے ہیں ۔

پروگرام کے مطابق مہمانِ خصوصی شری آر ۔ این ۔ گوئل صاحب چیف میڈیکل آفیسر گورداسپور نے ڈسٹرکٹ فیملی ویلفیئر آفیسر ڈاکٹر سردار راجندر سنگھ صاحب تشریف لائے ۔ استقبالیہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے ہال میں زیرِ صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان شروع ہوا ۔ یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس افتتاحی پروگرام میں ہماری درخواست پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ اور محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظر خدمتِ درویشان نے بھی شرکت فرمائی ۔ علاوہ ازیں شری شیواجی سنگھ صاحب کمانڈنٹ بی ایس ایف اور علاقہ کے لیڈران اور معزز شہری بھی شامل ہوئے ۔

جلسہ میں تلاوتِ قرآن مجید مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب نے کی ۔ اور نظم مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے پڑھی ۔ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ نے ایڈریس پیش کیا ۔ خاکسار نے مہمانوں کا تعارف کرایا ۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے خدمتِ خلق کے نصب العین کو بہت عمدہ رنگ میں سامعین پر واضح کیا ۔ اس کے بعد مہمانِ خصوصی C.M.O صاحب نے جماعتِ احمدیہ کی خدمتِ خلق کے میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تعلیمات کو سراہا ۔ اور پچاس ہزار روپے احمدیہ شفاخانہ کو دیئے جانے کا اعلان کیا ۔

پروگرام کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا ۔ اس کے بعد C.M.O. صاحب احمدیہ شفاخانہ تشریف لے گئے جہاں افتتاح عمل میں آیا ۔ اور پھر سبھی مہمانانِ کرام کی ٹھنڈے مشروب و مٹھائی سے تواضع کی گئی ۔ اس موقعہ پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید نے اجتماعی دعا کرائی ۔

آخر میں احبابِ کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شفاخانہ کو خدمتِ خلق کا بہترین ادارہ بنا دے ۔ آمین ۔

خاکسار :۔ منیر احمد حافظ آبادی ناظر امورِ عامہ قادیان

اعلانِ نکاح

عزیز مبشر احمد ترین ابن مکرم عبد اللطیف خان صاحب ترین مرحوم کا نکاح عزیزہ نوشین خان بنت مکرم میجر ریٹائرڈ عبد الرشید خان صاحب کے ہمراہ پچیس ہزار روپے حق مہر پر ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو مکرم مجاہد اشرف صاحب مربی سلسلہ نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا ۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(خاکسار :۔ قدیر احمد شہزاد آف مسقط)

الحدیث
بجلوا المشائخ
ترجمہ
بزرگوں کی تعظیم کرو
منجانب :۔ پرویز احمد بمبئی

طالبانِ دعا :۔
ابو ٹریڈرز
۱۶ میگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

الیس اللہ بکافٍ عبدہ
(پیشکش)
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
(ٹیلیفون نمبرز) :۔
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

شکرِ خدا کے گیت گا بھیج درود رات دن
صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

پیارے خدا میرے خدا ۔ تو نے کہا اِنّی قریب
ہیں بہت بالا فہم سے قدرتیں تیری عجیب
شکر تیرا ، ہمیں دیا ۔ نورِ محمد مصطفےٰ
جس سے ہمیں تو مل گیا ۔ اور کی عطا فہم رسا!
اسلام وہ سکھلا گئے ۔ ہر راستہ بتلا گئے
آخر زماں میں ہوگا کیا ۔ یہ بات بھی سمجھا گئے
عالم ہی ہوں گے فتنہ گر ۔ پھیلے گا اُن سے شور و شر
جب میرا مہدی آئے گا ۔ وہ قوم کو بچائے گا
شکرِ خدا وہ آگیا ۔ باطل پہ حق ہے چھا گیا
مہدی کی شان دیکھ کر ۔ دجّال سٹپٹا گیا
بھائی میرے ، ہے کہاں تو ؟ پیارے میرے اے نیک خو!
مہدیٔ پاک آگئے ۔ عالم کو جگمگا گئے
سو سال پورے ہو گئے ۔ فتنے ہزاروں سو گئے
شاداب ہیں وہ باغ سب ۔ مہدی تھے جن کو بو گئے
فضلِ خدا کی بارشیں اور مجتبےٰ کی برکتیں
برسی ہیں سب جہان میں ۔ وہ آئے قادیان میں
رحمتِ حق ہے جوش میں آئے گا کب تو ہوش میں
ہے قافلہ رواں دواں ۔ سویا پڑا ہے تو کہاں؟
لوگو! صلائے عام ہے یہ آخری پیغام ہے
جو احمدی کا کام ہے ۔ اسلام ہے! اسلام ہے!

شکرِ خدا کے گیت گا بھیج درود رات دن
صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

(چوہدری عنایت اللہ احمدی)

ظالم قیامت کے دن تو اندھیروں میں ہوگا (متفق علیہ)

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES,
MAHDI NAGAR
VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS, SAWSIZE, TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO.
OFF. 6248179
RESI. 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD, BOMBAY-400099
(ANDHERI EAST)

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں :۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربڑ ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے ۔